بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۷ — شمارہ ۵۱

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

Regd No P 67

بخدام کو وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ر فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۲ر فتح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ۔

قادیان ۱۷ر فتح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال مورخہ ۱۴ر فتح بوقت صبح پاسپورٹ پر چند روز کیلئے پاکستان تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

● — رمضان المبارک کے سلسلہ میں ہر دو مرکزی مساجد میں رات کے وقت نماز تراویح اور صبح کے وقت درس الحدیث اور نماز ظہر کے بعد درس القرآن کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے درس القرآن کا اپنا حصہ ۲۴ ویں پارے کو مکمل کر لیا۔ ۲۵ ویں پارے سے تا اختتام قرآن مجید محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری درس دے رہے ہیں۔ ۲۹ر رمضان المبارک کو درس القرآن کے اختتام پر اجتماعی دُعا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رمضان اور قرآن کریم کی برکات سے سب کو وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

۲۸ر رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ ۔ ۱۹ر فتح ۱۳۴۷ ہجری شمسی ۔ ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۸ء

زیارتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجب ثواب کثیر اور اجرِ عظیم ہے

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُوح پرور ارشادات کی روشنی میں

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا ستترواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۶-۷-۸ر صلح ۱۳۴۸ہش مطابق ۶-۷-۸ر جنوری ۱۹۶۹ء منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت کو اس بابرکت اور سراسر رُوحانی اجتماع میں بکثرت شریک ہونے اور اس سے کما حقہٗ مستفید ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس عظیم الشان جلسہ کی عظمت و اہمیت اور بے مثال اغراض و مقاصد سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اِس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عُمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی بُرہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دِلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اُوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے۔

● — اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

● — نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجّہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

● — ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور رُوشناس ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

● — جو بھائی اِس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی جائے گی۔

● — تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزّت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی ——— اور

● — اس رُوحانی جلسہ میں اور بھی رُوحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اِس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آ جائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اِعلائے کلمۂ اسلام پر بُنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا ستترواں جلسہ

انشاء اللہ بتاریخ ۶-۷-۸ر صلح ۱۳۴۸ہش مطابق ۶-۷-۸ر جنوری ۱۹۶۹ء منعقد ہو رہا ہے۔ ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ جلسہ میں شمولیت کر کے مستفید ہوں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ر فتح ۱۳۴۷ہش

"پیغامِ صُلح" کا اپنی جہالت پر اصرار

امام عالی مقام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کے طلباء کو بتاریخ ۲۲ر جولائی ۱۹۶۸ء جو خطاب فرمایا بدر کی گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں نقل کیا جا چکا ہے۔ طلباء کی تعلیم کی غرض سے عام فہم انداز میں حضرت نے واضح فرمایا:-

"یہ خیال بڑا ہی جاہلانہ ہے کہ ایک شخص نبی تو نہیں لیکن اعزازی طور پر اس کو نبی کا نام دیا گیا۔ مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ پھر تو کوئی یہ بھی کہہ دے گا کہ فلاں شخص صدیق تو نہیں ہاں اعزازی طور پر اُسے صدیق کا نام دیا گیا...... الخ"

معلوم ہوتا ہے کہ پیغامِ صلح لاہور کو جہالت سے اس قدر پیار ہے کہ حضرت امام عالی مقام کی طرف سے معقول طور پر اُن کے ایسے خیال کی جہالت واضح کر دینے کے بعد بھی وہ اس کو نہ صرف چھوڑنا نہیں چاہتے بلکہ اس پر مزید اصرار کرکے اس سے بکلی چمٹ جانا چاہتے ہیں۔ "پیغامِ صلح" لاہور نے مورخہ ۲۰ر نومبر ۱۹۶۸ء کی اشاعت میں "جاہلانہ خیال کس کا؟" کے عنوان سے حسب عادت مغالطہ دہی کے طریق کو اختیار کرکے خدا اور اس کے مامور اور مرسل کی طرف جہالت کو منسوب کرکے دکھانے کی مذموم کوشش کی ہے۔ مگر غیر شعوری طور پر اپنی ہی جہالت پر مُہر لگا گئے۔

پیغامِ صلح لکھتا ہے:-

"قطع نظر اس بات کے جناب ناصر احمد صاحب نے جو مثالیں "اعزازی نبی" کے خیال کو "جاہلانہ" ثابت کرنے کے لئے دی ہیں وہ کہاں تک عقلمندی پر مبنی ہیں۔ ہم بادب دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ کس کا جاہلانہ خیال ہے جو انہوں نے پیش کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کا (نعوذ باللہ) جس نے مسیح موعودؑ کو الہام کیا:-

"ایک عزّت کا خطاب لک خطاب العزّة"

کیا مسیح موعودؑ کا جاہلانہ خیال ہے جنہوں نے اس الہام کے معنے کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:-

"مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا ہے اور مجھے یہ عزّت کا خطاب دیا گیا ہے۔" (مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۳ر مئی ۱۹۰۸ء مندرجہ اخبارِ عام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

کیا مولوی جلال الدین شمس مرحوم مرتب تذکرہ (مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعودؑ) کا جاہلانہ خیال ہے جنہوں نے کتاب مذکور کے صفحہ ۳۴۷ پر مندرجہ بالا الہام نقل کرتے ہوئے حاشیہ میں اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود کے مذکورہ بالا الفاظ مندرجہ اخبار عام سے کی ہے۔" (پیغامِ صلح لاہور ۲۰ر نومبر ۱۹۶۸ء)

مختصر جواب تو اس کا یہی ہے کہ یہ جاہلانہ خیال انہی لوگوں کا ہے جو اپنی جہالت اور نادانی کے سبب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریرات کی موجودگی میں آپ کی نبوّت کے بارے میں من گھڑت باتیں بنا کر پیش کرنے کے عادی ہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ کیسی بے باکی اور دیدہ دلیری ہے کہ دئے گئے حوالہ جات ہی اہلِ پیغام کے اس جاہلانہ خیال کی تردید کرتے ہیں۔ مگر ہاتھ کی صفائی اور لفظی ایچاپیچی سے اُلٹا مفہوم پیدا کرکے رکھ دیا ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

اصل بات یہ ہے کہ اہلِ پیغام منافقوں کی طرح دو رُخی چال چلتے ہیں۔ اور منافق چونکہ بُزدل ہوتا ہے، ایمانی جرأت اور دلیری نہیں رکھتا اس لحاظ سے اہلِ پیغام پر ہر وقت غیر از جماعت مسلمانوں کا خوف بڑی شدّت سے مستولی رہتا ہے۔ اُن کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہ لوگ مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے نبوّت سے صاف انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی زیرِ نظر پرچہ میں ایک دوسرے مقالہ میں پیغامِ صلح لکھتا ہے:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی دعوےٰ صرف مکلم من اللہ اور مجدّد ہونے کا تھا نہ کہ نبوّت کا۔" (صفحہ ۴ کالم ۳و۴)

اس کے برخلاف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بارے میں صاف لکھا ہے:-

(۱) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسُول اور نبی ہیں دراصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیّت وکیفیّت دُوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اُسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔" (بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)

(۲) اخبار عام لاہور کے نام آخری خط میں حضورؑ فرماتے ہیں:-

"مَیں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر مَیں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ مَیں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دُنیا سے گذر جاؤں۔"

"اسلئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا۔ اور یہ مجھے عزّت کا خطاب دیا گیا ہے۔ تاکہ اُن میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جائے۔"

(۳) "خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ (جس کا اُوپر ذکر ہُوا۔ ناقل) اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

فرمائیے! ان تحریرات و تصریحات کی موجودگی میں جو شخص کہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ دعوئے نبوّت نہیں تھا اُسے عالم کہا جائے یا جاہل؟ اور اس خیال کو عالمانہ سمجھا جائے یا کیا؟

یہی حال اہلِ پیغام کے دوسرے رُخ کا ہے جو وہ مبائعین کے سامنے کرتے ہیں۔ یعنی مبائعین کی مضبوط گرفت سے بچنے کے لئے کہتے ہیں کہ حضرت اقدس کو نبی تو کہا گیا ہے مگر اس سے مراد اعزازی نبی بمعنی غیر نبی ہے۔ اسی خیال کو حضرت امام عالی مقام نے جاہلانہ قرار دیا۔ اور ہمارے پاس اس کو ثابت کرنے کے لئے مضبوط دلائل موجود ہیں۔ مگر پیغامِ صلح کو اسی پر اصرار ہے کہ جاہلانہ خیال سے چمٹے رہیں گے!!

جس صورت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپؑ کو نبی اور رسُول کے صریح الفاظ میں خطاب کیا گیا ہے اور آپؑ کی تحریرات میں دعوئے نبوّت کی واضح تصریحات موجود ہیں، اہلِ پیغام اس ساری حقیقت پر مغالطہ دہی کا پردہ ڈالنے کے لئے اعزازی نبی بمعنی غیر نبی کے من گھڑت اور جاہلانہ خیال کو سہارا بنا لیتے ہیں اور کہتے ہیں:-

"اِس قسم کے خطابات جو مجازی یا اعزازی طور پر کسی کو دئے جاتے ہیں تو اُن میں حقیقت مراد نہیں ہوتی بلکہ کسی صفت کی بنا پر یہ صرف عزّت و امتیاز ہی متصوّر ہوتا ہے۔"

(پیغامِ صلح ۲۰ر نومبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۴ کالم ۱، ۲)

اور کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ "کو اعزازی طور پر نبی کا نام دیا گیا، حقیقی طور پر نہیں۔" (ایضاً)

پیغامِ صلح کی یہ تشریح بھی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات اور وضاحت کے سخت مخالف ہے۔ اور مغالطہ دہی کی مذموم کوشش ہے۔ باریک بین نگاہوں سے یہ بات مخفی نہیں رہ سکتی کہ اس خطرناک مغالطہ دہی کی ساری بنیاد درحقیقت خطاب اور اعزاز کے الفاظ کو دُور از کار معانی کا جامہ پہنانے پر ہے۔ پیغامِ صلح نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ لکھ دیا کہ ---- "اس قسم کے خطابات جو مجازی یا اعزازی طور پر کسی کو دئے جاتے ہیں تو اُن میں حقیقت مراد نہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

اپنی زندگیوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصدِ عالیہ کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرو

خدا کا رسول اور اس کے خلفاء جو بھی فیصلے کریں انہیں بشاشتِ قلبی کے ساتھ قبول کرو

دوست میری صحت کیلئے دعا کریں تا کہ خلافت کی اہم ذمہ داریوں کو میں اچھی طرح نبھا سکوں

خطبہ جمعہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ ار ظہور ۱۳۴۷ ہش بمقام احمدیہ ہال کراچی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (احزاب ۸)

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (احزاب ۵۷)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا (احزاب ۳۷)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری

طبیعت پہلے سے اچھی ہے

اور خون میں شکر اور قارورہ میں جو شکر تھی وہ بھی کافی کم ہو چکی ہے لیکن جو ڈاکٹر میرے معالج ہیں ان کی رائے یہ ہے کہ ابھی دوائی نہ کھائی جائے یہ سب کچھ بغیر دوا کے کھانے کے ہو رہا ہے۔ اور کچھ دنوں تک دیکھنا چاہیئے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور گردوں اور دوسرے اعضاء کا جو کام ہے وہ معمول پر آجائے گا فالحمد للہ علیٰ ذالک

پچھلے جمعہ میں نے

سورہ احزاب کی ۸ ویں آیت کے متعلق

بتایا تھا کہ اس میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کسی فرد یا جماعت کے متعلق رحمت سے محرومی کا فیصلہ ہو تو اس رحمت سے محرومی سے کوئی دوسری ایجنسی یا کوئی دوسری طاقت اس شخص یا اس جماعت کو نہیں بچا سکتی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کے متعلق یہ فیصلہ کرے کہ وہ اپنی رحمت سے اسے نوازے گا تو خدا کی اس رحمت سے کوئی طاقت ایسے شخص کو محروم نہیں کر سکتی۔ رحمت کا وارث بننا بھی اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رحمت پر ہی منحصر ہے۔ اور رحمت سے محرومی بھی ان وجوہات کی بناء پر ہوتی ہے جن کا ذکر قرآنِ عظیم نے کیا ہے۔ اور جن بد راہوں پر چل کر انسان خود کو خدا کے غضب کا وارث بنا لیتا ہے۔ اور اس کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

پہلے حصہ کے متعلق میں ربوہ میں مختصراً چند باتیں بیان کر چکا ہوں۔ جو دوسرا حصہ ہے یعنی رحمت کا وارث بننے کے متعلق، اس سلسلہ میں میں نے ایک بات پچھلے خطبہ میں بیان کی تھی جس کا ذکر سورہ احزاب میں ہی ہے۔

ایک اور عملِ صالح

جو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا وارث بنا دیتا ہے۔ جس کے متعلق خدا کا وعدہ ہے کہ اگر خلوصِ نیت کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر بناوٹ اور ریا کے بغیر یہ کام کرو گے تو میں اپنی رحمت سے تمہیں نوازوں گا۔ وہ سورہ احزاب کی آیت ۵۷ میں بیان ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الآیۃ اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ایک عظیم بندے تھے۔ ایک نہایت ارفع مقام پر پہنچنے والے عبد تھے۔ عبد تو تھے لیکن دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت جب جوش میں آئی تو اس جوش نے یہ تقاضا کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ایک وجود پیدا کرے اور دنیا کی اصلاح اور دنیا پر رحمتوں کے دروازے کھولنے کے سامان پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارشوں کا ایک سلسلہ نازل ہو رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس کام پر لگا دیا ہے کہ وہ آپؐ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لئے دعائیں کرتے رہیں جو مقاصدِ عالیہ لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے۔ پس اے انسان اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بنے اور اگر تو چاہتا ہے کہ خدا کے فرشتے تیرے لئے بھی دعاؤں میں مشغول ہو جائیں تو اپنی زندگی کو مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مقاصدِ عالیہ کے ساتھ ہم آہنگ کر دے۔ اور اگر ایسا بنا دے پھر خدا کی رحمتوں کا بھی تو وارث ہو جائے گا۔ اور فرشتے جو ان مقاصدِ عالیہ کے حصول کے لئے ان کے پورا ہونے کیلئے دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں ان کی دعاؤں کا بھی تو وارث بن جائے گا۔ کیونکہ تیری بھی زندگی، تیری اپنی کوشش اور تیری اپنی فکر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد کو کامیاب بنانے میں لگی ہوئی ہوگی۔ اگر ایسا کرو گے تو دنیا بیشک تمہاری مخالفت کرتی رہے دنیا بیشک تمہیں ستانے کی کوشش کرتی رہے دنیا بیشک تمہیں ہر قسم کا دکھ اور عذاب پہنچانے میں لگی رہے تم اس بات کا یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ کی رحمت تمہیں اور صرف تمہیں ملے گی۔

ایک تیسرا طریق

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا سورہ احزاب کی آیت ۳۷ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں بنی نوع انسان کے متعلق روحانی اور اخلاقی فیصلہ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ جو کام آپ کے سپرد کئے گئے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ آپ انسانوں کے درمیان فیصلہ کریں۔ اور جو خدا تعالیٰ کی رحمت کے وارث بننا چاہتے ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فیصلہ ہو اسے بشاشتِ قلبی کے ساتھ قبول کریں۔ اور اس پر عمل کریں۔ اسی طرح جو فیصلے (یہ بات "قَضَى اللّٰهُ" میں آجاتی ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کرتے ہوں ان کو قلبی بشاشت کے ساتھ قبول کرنا اللہ تعالیٰ

منظوم کلام — حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام اور بانیٔ اسلام سے عشق

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

کی رحمت کا وارث بنا دیتا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رحمت کے دروازے کھلیں تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس گروہ میں خود کو شامل کرو جن کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہو کہ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ
اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا
اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ
اَمْرِهِمْ

پر عمل پیرا ہیں۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے، بلکہ انکار اور عصیان کی راہوں کو اختیار کرو گے تو اس کے نتیجہ میں ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا بہت بڑی گمراہی میں پڑ جاؤ گے جس کے معنی یہ ہیں کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے لئے روشن ہدایت اور رحمت کے دروازے کھلیں گے کیونکہ

قرآن کریم کا یہ عام محاورہ ہے

کہ بعض جگہ جہاں منفی اور مثبت مضمون دونوں بالمقابل ایک دوسرے کے بیان ہوں تو ایک کا ذکر کر دیا جاتا ہے اور دوسرا اس سے واضح ہوتا ہے۔ یہاں بھی یہی بات واضح ہے کیونکہ اس آیت کی رو سے عصیان کا نتیجہ ضلالت ہے۔ تو جو عصیان نہیں کرتا بلکہ اطاعت کرتا ہے۔ جو بشاشت قلبی کے ساتھ خدا اور اس کے رسول اور آپ کے نائبین خلفاء یا جو دوسرے امراء ہیں ان کی باتوں کو مانتا ہے۔ ضلالت کے مقابلہ میں جو چیز ہے وہ اسے ملتی ہے ضلالت کے مقابلہ میں ہدایت ہے اور ہدایت کے نتیجہ میں رحمت نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ اگر تم میری رحمت کا وارث بننا چاہتے ہو تو وہ معروف فیصلہ جو خدا کے احکام کی روشنی میں اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم کرتا ہے یا اس کے خلفاء یا امراء کرتے ہیں انہیں

بشاشت قلبی کے ساتھ قبول کرو

عقل کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ اس کے بغیر کوئی اتحاد اور یکجہتی قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ وہ صرف اپنی مرضی کے مطابق ہونے والے فیصلہ کو ہی تسلیم کرے گا اور دوسرے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے گا تو اسکے لفظوں میں اسکے یہ معنی ہوں گے کہ جو فیصلہ مجھے پسند آیا اسے میں قبول کر لیتا ہوں اور جو فیصلہ میرے نفس کی خواہش کے خلاف ہے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہوں۔ اگر مومنوں کی یہی ذہنیت ہو تو پھر مومنوں کی جماعت نہیں بن سکتی۔ (بلکہ مومن بھی نہیں رہ سکتے) کیونکہ جماعت کے مفہوم میں یہ بات ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قسم کا شدید لگاؤ اور اتنا گہرا شدید تعلق ہو کہ آپ سے ذرہ بھر دوری کا بھی ماف بل برداشت ہو جائے۔ اس روح کے لئے جس

کا تعلق اس قسم کا آپ کے ساتھ ہے۔ اور اگر واقعہ میں اس قسم کا تعلق ہو تو پھر بشاشت اس میں پیدا ہوگی۔ اور انسان کا نفس یہ کہے گا انسان کی عقل اور روح یہ کہے گی کہ اے میرے نفس میں تیرے دھوکہ میں نہیں آ سکتا۔ کیونکہ جس کا فیصلہ میرے متعلق اس رنگ میں ہوا ہے وہ اے میرے نفس! تجھ سے زیادہ مجھے پیارا ہے۔ اور میرے نزدیک تجھ سے زیادہ سمجھدار ہے۔ اور میرے نزدیک خدا تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہے۔ وہ اپنے نفس کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ اے نفس تیرے مقابلہ میں وہ پاک وجود خدا کی رحمتوں کا زیادہ وارث ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ میں اپنے نفس کی ہر خواہش کو ٹھکرا کے بھی اس کے قرب کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ جب یہ ذہنیت پیدا ہو جائے۔ جب اس قسم کی بشاشت اس میں پیدا ہو جائے تو پھر انسان خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بن جاتا ہے۔ اس میں یہ مضمون بھی پایا جاتا ہے کہ

تمام بد رسوم اور بدعات سے اجتناب

کیا جائے۔ لیکن اس مفہوم کو میں دوسری آیت کے ساتھ ملا کر (کیونکہ اس کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے) بیان کروں گا۔ آج مختصر سا خطبہ اس لئے دینا چاہتا ہوں کہ ابھی تین بجے کے قریب ڈاکٹر نے آ کر ٹیسٹ کے لئے میرا خون لینا ہے۔ وہ ابھی چیک کر رہے ہیں اور ٹیسٹ لے رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے دوائی کے بغیر پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ شافی مطلق تو ہمارا اکی ذات ہے اور اس کی صفت شفا کو جوش میں لانے کے لئے قربانی اور ایثار اور صدقہ خیرات اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جس حد تک اللہ تعالیٰ ان چیزوں کی مجھے توفیق اور سمجھ دیتا ہے میں اپنے طور پر لگا ہوا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ

دوست بھی دعاؤں کے ساتھ میری مدد کریں گے

اور خدا کے حضور جھک کر عاجزانہ درخواست کریں گے کہ اے ہمارے پیارے رب جو بے شمار صفات حسنہ کا مالک اور شافی بھی ہے ہم میں سے ایک شخص پر تو نے خلافت کی بہت سی ذمہ داریاں عائد کر دی ہیں ان کو نبھانے کیلئے اچھی صحت کی بھی ضرورت ہے۔ جہاں اور بہت سی چیزوں کی ضرورت ہے تو ہمارے اس بھائی کو اچھی صحت دے تاکہ وہ صحیح طور پر ذمہ داریاں نبھا سکے۔ یہ دنیا اور اس کی زندگی میں دراصل کوئی مزہ نہیں ہے۔ یہ فکر رہتا ہے کہ جب تک انسان زندہ رہے ایسے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی عاید کردہ ذمہ داریوں کو نبھائے کہ وہ خوش رہے

اور ناراض کبھی نہ ہو آپ اپنے لئے بھی دعا کیا کریں ایک دعا جو میں کثرت سے کرتا ہوں وہ یہی ہے کہ اے خدا ہمیشہ رضا کی نگاہ ہم پر پڑتی رہے۔ اور کبھی غضب کی نگاہ ہم پر نہ پڑے کیونکہ انسان ہے کیا چیز۔ ایک لحظہ غضب اور قہر کی نگاہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ بعض دفعہ خدا کے غضب اور اس کے قہر کی نگاہ اس دنیا میں پڑتی ہے جیسے بجلی بعض دفعہ گرتی ہے اور اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اور ظاہر ٹھیک رہتا ہے۔ بعض انسانوں پر بھی خدا کے قہر اور غضب کی نگاہ پڑتی ہے وہ اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں۔ بظاہر چلتے پھرتے اور بعض لوگوں کے نزدیک شاید دیندار بھی ہوں۔ ایسے لوگوں کو

اللہ تعالیٰ دراصل یہ موقع دینا چاہتا ہے

کہ اگر توبہ اور استغفار کرو اور اگر میرے بتلائے ہوئے راہوں پر چلو اور میری طرف واپس لوٹنے کی کوشش کرو تو جس طرح میں تمہیں جلا سکتا ہوں اسی طرح جلا بھی سکتا ہوں۔ اپنی قدرت کے ساتھ زندہ بھی کر سکتا ہوں۔ لیکن بعض دفعہ وہ بالکل ہلاک کر دیتی ہے۔ اور دوسری زندگی میں بھی جہنم اس کو نصیب ہوتی ہے۔ تو یہ معمولی چیز نہیں۔ خدا کا ناراض ہو جانا ہماری زندگی میں سب سے بڑی بد قسمتی اور محرومی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے تھوڑے کو بھی بعض دفعہ قبول کر لیتا ہے۔ اور پیار کی نگاہ ڈالنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے کسی قسم کا غرور مت نہیں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی دین اور عطا کے متعلق بعض باتیں بیان فرمائیں۔ اور ہر ایک کے بعد یہ فرمایا کہ لَا فخر تو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا پاک وجود جن کے نہ صرف یہ کہ گناہ معاف ہوئے یعنی جو بشری کمزوریاں تھیں وہ ڈھانک دی گئیں استغفار کے نتیجہ میں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ جن کو ہم بشری کمزوریاں کہتے ہیں ان کے اظہار کا امکان بھی باقی نہیں رہا۔ بلکہ

اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ بھی کیا

کہ جو تیرے متعلق دوسروں نے گناہ کئے ہیں ایک وقت میں ہم ان کی معافی کا سامان بھی پیدا کر دیں گے۔ جیسا کہ مکہ والوں نے کتنا دکھ آپ کو پہنچایا تھا۔ کتنے گناہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف انہوں نے کئے ہوئے تھے۔ اسی وعدہ کے مطابق لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کا ایک حسین اور بڑا فرحت بخشنے والا پیغام انہوں نے سنا۔ آپ بھی لَا فخر ہی کا نعرہ ہی لگاتے رہے۔ ہمارا کلمہ ہے اس میں عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں عبد کو پہلے رکھا گیا۔ اس واسطے کہ ہم میں سے کوئی جن کی آپ کے مقابلہ میں کوئی

حیثیت ہی نہیں یہ نہ سمجھنے لگ جائے کہ میری کوئی اندرونی خوبی ایسی ہے کہ مجھے لَا فخر کہنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے عبودیت کا جامہ پہنے رکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں سینہ تان کر فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے اندر یہ خوبیاں ہیں۔ جس طرح قرآن مجید میں بعض لوگوں کے متعلق آیا ہے کہ جب دنیوی انعام ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہمارے اندر اپنے نفس کی ایسی خوبیاں ہیں کہ ہمارا رب بھی مجبور ہو گیا ہے کہ ہماری عزت اور احترام کرے۔ یہ ایک احمقانہ خیال ہے۔ لیکن اس دنیا میں ایسے احمق بھی پائے جاتے ہیں۔ اس حماقت سے بچتے رہنا چاہیئے اور خدا سے علاوہ تدبیر اور اعمالِ صالحہ کی کوششوں کے یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اے خدا غضب کی نگاہ سے ہمیں بچائے رکھ کیونکہ ہم اس کی تاب نہیں لا سکتے۔ اور

محبت اور پیار اور رضا کی نگاہ

ہم پر پڑتی رہے کیونکہ اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ کیا زندگی ہے اگر خدا کے پیار کی نگاہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہر دو راستوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے جن کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شدید حقیقی اور بشاشت کا تعلق اور جس غرض کے لئے آپ مبعوث ہوئے ہیں اس غرض کو کامیاب بنانے کے لئے ہماری زندگیاں گزریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فرشتوں کی دعاؤں کے ہم وارث ہوں اور جو فیصلے اور احکام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمیں پہنچے ہیں، بشاشت سے ان کو قبول کریں اور ان پر عمل کریں اور اپنے لئے کوئی اختیار باقی نہ سمجھیں۔ یہ نہ کہیں کہ قوم میں یا خاندان میں یا برادری میں یا دوستوں میں ناک کٹ جائے گی۔ ناک اس کی کٹتی ہے جس کو خدا کی چھری کاٹتی ہے۔ اس کی ناک نہیں کٹتی جو خدا تعالیٰ کی اطاعت میں دن گزار رہا ہو اور دنیا کی انگلی اسکی طرف اٹھے یا اسکے دوست یا رشتہ دار یا قوم یا خاندان طعن کی زبان اسکے خلاف استعمال کریں۔ یہ بیہودہ خیال ہے۔ لیکن بہرحال میں بدعات اور رسوم کے متعلق ایک دوسری آیت کے سلسلہ میں کچھ بیان کروں گا اب

اس دعا پر ہی ختم کرتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل اور توفیق سے عاجزانہ راہوں پر چلتے رہنے کی توفیق بخشے اور ایسے سامان پیدا کرے محض اپنے فضل سے کہ ان راہوں سے ہم نہ بھٹکیں جن راہوں پر چل کر ہم اس کی رحمت کے وارث بن سکتے ہوں۔ (الفضل ۲۸/۱۱ ص ۳)

قسطِ دوم

قرآن کریم کامل جامع - عالمگیر اور ناسخ بائیبل کتاب ہے

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کی خام خیالیوں کا جواب

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تیسری آیت مع سیاق و سباق یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ توحید کے دئے گئے سبق کا ذکر کر کے فرماتا ہے وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ - اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ (الانعام ۸۹ تا ۹۱) فرمایا اگر یہ انبیاء شرک کرتے تو جو کچھ وہ اعمال کرتے ضائع ہو جاتے۔ یہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور فیصلہ کرنے کی فراست اور نبوت دی تھی۔ پس اگر یہ کافر لوگ تیری نبوت کا انکار کریں تو ہم نے اسے ایک اور قوم یعنی مسلمانوں کے سپرد کر دیا ہے جو اس کے منکر نہیں۔ ہم نے انہی مذکورہ بالا انبیاء کو ہدایت دی اور دنیا میں توحید کی تعلیم دے کر بھیجا۔ پس تو ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ تو ان سے کہہ دے کہ میں اس پر تم سے مزدوری نہیں مانگتا۔ یہ تو تمام جہانوں کے لئے صرف نصیحت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں کہ کہاں یہ مضمون اور کہاں پادری صاحب کا یہ ارشاد کہ اس آیت میں آنحضرت صلعم کو حکم ملا ہے کہ یہود و نصاریٰ کے بائیبل میں جمع کردہ رطب و یابس کو قبول کر کے اس پر عمل کیا کرو۔ اور اسے قرآن کریم کے ساتھ ساتھ تلاوت کیا کرو۔ یہ ہے پادریوں کی دیانتداری جس کا وہ ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔

باقی رہا پادری صاحب کا یہ فرمانا کہ انہوں نے بائیبل کو غیر محرّف ثابت کر دیا ہے تو یہ ان کی خوش فہمی ہے۔ خود محقق عیسائیوں نے اس امر کو برملا تسلیم کیا ہے کہ بائیبل اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں بلکہ اس میں بہت سا ردّو بدل ہو چکا ہے۔ اس کے لئے تازہ ایڈیشن کا زبردست ثبوت موجود ہے۔ جو امر یکہ سے حال ہی میں نکلا ہے۔

آیت تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ کے متعلق پادری صاحب کا مسلمانوں کو یہ بتانا کہ اس میں ان کو کہا گیا تھا کہ تم ساری بائیبل کو مانتے ہو مگر موجودہ مسلمان اس کی صرف بعض باتوں کو مانتے ہیں اور باقی چیزوں کو نہیں مانتے سراسر خلافِ واقعہ ہے۔ کیونکہ اس میں جملہ کتب سماویہ پر اجمالی ایمان کا ذکر ہے۔ اور یہ اہل کتاب کے مقابلہ پر ہے۔ کہ وہ دیگر کتب کو تو مانتے ہیں مگر قرآن کریم کو الٰہی کتاب تسلیم نہیں کرتے پس پادری صاحب کا قرآن کریم کے اس فتویٰ کو جو اس نے ان پر لگایا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ - اور اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ کو الٹ کر مسلمانوں پر چسپاں کرنے کی کوشش کرنا سراسر اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔

پادری صاحب کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں نے بائیبل سے بچنے کے لئے یہ حیلہ تراشا لیا ہے کہ بائیبل محرّف و مبدّل ہے حالانکہ وہ ان کو بتا چکا ہے کہ ان کے پاس ان کے ربّ سے ہدایت آ چکی ہے (نجم ۲۳) دیکھا! پادری صاحب کی استادی کہ جس ہدایت کی طرف خدا تعالیٰ اہل کتاب کو بلا رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ تم اسے ترک کر کے اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہو اس ہدایت کو وہ بائیبل کی طرف منسوب کر رہے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان کو قرآن کریم کی طرف دعوت دی ہے۔ اور انحراف پر ان کو ملامت کی ہے

پادری صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان ایک بات مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم سابقہ صحفِ انبیاء میں موجود ہے۔ اس کی تائید میں " اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ والی آیت کو پیش کرتے ہیں کہ بیشک قرآن اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں مذکور ہے (شعراء ۱۹۶) حالانکہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قرآن بجنسہٖ ان میں موجود ہے۔ اور وہاں سے کسی انسان نے چرا لیا یا نقل کر لیا ہے۔ بلکہ بتایا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم پہلی کتب سے اشتراک رکھتی ہے۔ اور یہ تعلیم اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے دوبارہ صحیح صحیح طور پر نازل فرمائی ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ یہ کہیں کہ اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ (عنکبوت ۴۵) کہ اے مسلمانو! تم ان اہل کتاب کو کہہ دو کہ ہم اس پر بھی ایمان لاتے ہیں جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور اس پر بھی جو ان کی طرف نازل کیا گیا تھا۔ اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے نہ کہ تین۔ مگر پادری صاحب توحید کے برخلاف تثلیث کا عقیدہ رکھتے ہوئے اس آیت کو مسلمانوں پر چسپاں کر کے ان کو بتلا رہے ہیں کہ اس میں مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ وہ بائیبل پر اسی طرح عمل کریں جس طرح قرآن کریم پر کرتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ۔ پادری صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حکومت کا متروک اور منسوخ قانون بطور تائید تو بیشک پیش ہو سکتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ عمل ہمیشہ لاگو قانون ہی پر کیا جاتا ہے خواہ اس کا بیشتر حصہ سابقہ قانون کے اندر موجود ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (شعراء ۱۹۳ تا ۱۹۸) یعنی یقیناً قرآن رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ اس کو ایک امانتدار کلام بردار فرشتہ جبریل تیرے دل پر اترا ہے۔ تاکہ تو ہوشیار کرنے والی جماعت میں شامل ہو جائے۔ اس کو جبریل نے خدا کے حکم سے کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں اتارا ہے۔ اور یقیناً اس کا ذکر پہلی کتب میں بھی موجود تھا۔ کیا ان کے لئے یہ نشان کم ہے کہ اس قرآن کو علمائے بنی اسرائیل بھی پہچانتے ہیں یعنی سمجھتے ہیں کہ یہ قرآن انبیاء بنی اسرائیل کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔

ان آیات سے ساری حقیقت ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کو متنبہ کر رہا ہے اور ان کو قرآن کریم کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ نہ کہ بائیبل یا صحفِ انبیاء کی طرف جو اپنی اصلی حالت پر قائم نہ رہے تھے اور نہ ہی وہ دنیا کی اصلاح کرنے کے قابل سمجھے جاتے تھے چنانچہ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (نساء ۱۷۴) میں بھی بتایا ہے کہ جس نور کے مسیح کے بعد آنے کی پیشگوئی تھی وہ یہ قرآن ہے اب اس کے ذریعہ سے تم پر اتمام حجت ہو چکی ہے۔ اور تمہارے پاس نور آ گیا ہے جو تمہاری تاریکیوں کا علاج ہے۔ مگر پادری صاحب پر ایسا خبط سوار ہے کہ وہ اس آیت کو بھی بائیبل جیسی محرّف کتاب پر چسپاں کر کے اپنے آپ کو انہی اندھیروں میں پھنسا رکھنا چاہتے ہیں جن سے ان کو نکالنے کے لئے خدا نے قرآن کو بھیجا ہے۔

پادری صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن کریم واضح طور پر کتب انبیاء کو ہدایت اور نور بتلاتا ہے اس لئے ہم مسلمانوں کو اس عالمگیر کتاب بائیبل کی طرف دعوت دیتے ہیں تاکہ وہ نجات حاصل کریں۔ حالانکہ قرآن کریم نے کسی ایک مقام پر بھی دنیا کو بائیبل کے صحیفوں کو لائحہ عمل بنانے کی کبھی دعوت نہیں دی۔ اور نہ ہی ان معنوں میں کبھی اس کی تصدیق کی ہے۔ کہ اس کا سارا رطب و یابس برحق ہے۔ بلکہ اہل کتاب کو اس کی تعلیم کو بگاڑ کر اور توحید کو منسوخ کر کے تثلیث پیش کرنے پر ملامت کی ہے۔ اور خدا کا بیٹا قرار دینے پر ان کو لعنت کا ہدف بنایا ہے۔ اور ان کو بڑے زور سے یہ وارننگ دی ہے کہ اگر وہ اس خطرناک شرک سے باز نہ آئے تو وہ خدا کے غضب کا مورد بن جائیں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا (مریم ۸۹ تا ۹۳) یعنی یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن نے بیٹا بنا لیا ہے۔ تو ان کو کہہ دے تم ایک بڑی سخت بات کہہ رہے ہو قریب ہے کہ تمہاری اس بات سے آسمان پھٹ کر گر جائیں اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر جا پڑیں۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے خدائے رحمٰن کا بیٹا قرار دیا ہے اور خدائے رحمٰن کی شان کے یہ بالکل خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔ پھر فرمایا وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا (کہف ۵-۶) یعنی اسی نے قرآن کو اس لئے اتارا ہے کہ وہ ان لوگوں کو آنے والے عذاب سے آگاہ کرے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے فلاں شخص کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ انہیں اس بارہ میں کچھ بھی علم نہیں اور نہ ان کے بڑوں کو اس بارہ میں کوئی علم تھا

یہ بہت بڑی خطرناک بات ہے جو ان کے منہوں سے نکل رہی ہے۔ بلکہ وہ محض جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر قرآن کریم صحف سابقہ اور انجیل کی غلط تعلیمات کی بھی تصدیق کرتا تو ان کو عذاب سے کیوں دھمکاتا۔ پھر فرمایا وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ..... قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (التوبہ ۳۰) پھر فرمایا وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَاحِدًا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (توبہ ۳۱) پھر فرمایا يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ (توبہ ۳۲) پھر فرمایا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (المائدہ ۷۴ تا ۷۶)

یعنی جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ یقیناً تین میں سے ایک ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے اور سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔ پھر کیا وہ لوگ اللہ کی طرف نہیں جھکتے اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے۔ حالانکہ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے مسیح ابن مریم تو صرف ایک رسول تھا نہ کہ خدا اس سے پہلے اس جیسے کثیر رسول گزر چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے عیسائی عقاید پر انگوا ضرب دی ہے مگر پادری صاحب فرماتے ہیں کہ یہ انجیل کی تصدیق ہے۔ کسی نے مجنوں سے پوچھا تھا دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ وہ کہنے لگا چار روٹیاں۔ یہی حال پادری برکت اللہ صاحب کا ہے کہ باطل کی تائید میں ان کا قلم خلافِ واقعات اور خلافِ حقائق امور بیان کرنے میں بڑا مشاق اور تیز ہے۔ اگر ان کے دل میں ذرا بھی خوفِ خدا ہوتا تو ان کو ایسی نادرست باتیں بیان کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوتی۔ مگر اب تو انہوں نے حق کے مقابلہ میں اس طرح باطل کی تائید کی ہے جس طرح یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کے روبرو باطل کی تائید کی تھی۔ ان کے اور یہودِ نامسعود کے موقف میں ذرا بھی فرق نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو بتانے کے لئے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (توبہ ۳۳) فرما کر اسلام کے دیگر تمام مذاہب پر غالب آنے کی پیشگوئی کر دی اور اس طرح عیسائیوں کا سارا بھرم نکال دیا۔ بلکہ یہاں تک اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۝ (المائدہ ۱۸) پھر فرمایا يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ۔ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَاحِدٌ۔ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ..... اور فرمایا يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا (النساء ۱۷۱ تا ۱۷۵) فرمایا اے لوگو! یہ رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آ چکا ہے۔ اس لئے تم اس پر ایمان لے آؤ۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اور اگر تم انکار کرو گے تو یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ یقیناً اللہ ہی کا ہے اور اللہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اے اہلِ کتاب! تم اپنے دین کے معاملہ میں غلو سے کام نہ لو اور اللہ کے متعلق سچی بات کے سوا کچھ نہ کہا کرو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم، اللہ کا صرف ایک رسول اور اس کی ایک بشارت تھا جو اس نے مریم پر نازل کی تھی۔ اور اس کی طرف سے وہ ایک رحمت تھا نہ کہ خدا۔ اس لئے تم اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور یوں مت کہو کہ خدا تین ہیں۔ اس امر سے باز آ جاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اللہ ہی اکیلا موجود ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کے ہاں کوئی اولاد ہو۔ ...... اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل آ چکی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف نہایت روشن نور اتارا ہے۔ جو تمہاری تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے کافی ہے۔

اب ایک طرف رکھئے قرآن کریم کے اس واضح بیان کو۔ اور دوسری طرف رکھئے پادری صاحب کی لن ترانیوں کو کہ وہ اس مضمون کو بگاڑ کر اس کے خلاف یہ فرماتے ہیں کہ قرآن انجیل کی مزعومہ تثلیث کی تعلیم کی تصدیق کرتا اور اسے سچا قرار دے کر مسلمانوں کو اس کی طرف دعوت دیتا ہے۔ یہ ہے پادری برکت اللہ صاحب کا حال۔ وہ اتنی روشن و موٹی بات کو بھی کس طرح خرد برد کر رہے ہیں۔ پھر وہ آیت کے سیاق و سباق کو ترک کر کے اور توحید کے مضمون کو پردۂ اخفا میں ڈال کر کلمہ اور روح کے لفظ سے خلافِ منشاء قرآن کریم مسیح کی ربوبیت کا غلط استدلال پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ آیت ابطالِ الوہیتِ مسیح اور ابطالِ تثلیث کر رہی ہے۔

وقت آ رہا ہے کہ جب ان کی قوم ہدایت پا کر اسلام میں داخل ہو گی اور ان کی ان لن ترانیوں کو دیکھ کر ان کو جی بھر کر کوسے گی اور ملامت کا نشانہ بنائے گی۔ پادری صاحب نے کمال کر دیا۔ قرآن کریم ان کے عقیدہ کی تردید فرماتا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کی تائید کر رہا ہے۔ کتنا بڑا اندھیر ہے۔

الغرض پادری صاحب کا یہ فرمانا کہ قرآن چونکہ ناقص ہے اور بائیبل کامل و مکمل اس لئے قرآن مسلمانوں کو بائیبل کو قبول کر کے اس پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ حدیث کے ظنی ہونے کی وجہ سے وہ اس کا محتاج نہیں بلکہ اس نے اپنی احتیاج بائیبل خود بیان کر دی ہے۔ سراسر واقعہ کے خلاف ہے قرآن نے آ کر صحف انبیاء جو محرف و مبدل ہو چکے تھے کی تنسیخ کر کے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور للکار کر فرمایا إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (البقرہ) کہ اے لوگو! اگر تم اس قرآن کے متعلق کسی بھی قسم کے شک میں مبتلا ہو تو اس جیسی کوئی سورۃ پیش کرو۔ اور ساتھ ہی بتا دیا کہ اگر تم پیش نہ کرو اور ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں یہ ہے قرآن کا لاجواب اور بے نظیر چیلنج جس کا رد عیسائی آج تک نہیں کر سکے اور نہ ہی اس کی کسی سورۃ کے مقابلہ میں دیسا کلام پیش کر سکے۔

اور موجودہ زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے بائیبل سے سورۃ فاتحہ جیسی تعلیم پیش کرنے والوں کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام اور موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پچاس ہزار روپیہ انعام کا اعلان فرمایا مگر کوئی عیسائی سامنے نہ آیا اور کسی نے صحف سابقہ سے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم پیش کر کے انعام کا مطالبہ نہیں کیا۔ اور یہ چیلنج لاجواب ہی چلا آ رہا ہے ساری عیسائی دنیا خاموش ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادریوں کی اس لاف زنی کا کہ بائیبل احکامِ شریعت اور روحانیت کے لحاظ سے کامل و مکمل ہے اور قرآن سے بڑھ کر۔ اپنی بعض کتب میں ہر دو کی تعلیمات کا موازنہ کر کے افضلیتِ قرآن کا ثبوت پیش فرمایا۔ مگر کوئی پادری اس کا جواب نہ دے سکا۔ ہم اس موازنہ کا خلاصہ کسی وقت قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر کے اصل حقیقت کو ان کے سامنے لائیں گے۔ اور بتائیں گے کہ ان دونوں امور میں بائیبل قطعاً قرآن کریم کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کے اس دعوے کی قلعی کھولنے کے لئے کہ بائیبل قرآن کریم کے مقابلہ میں کامل تعلیم اور اعلیٰ روحانیت پیش کرتی ہے ہم بائیبل کی تعلیم اور تہذیب و روحانیت کے چند نمونے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جن کو پادری صاحبان دنیا میں رائج کر کے دنیا کا نقشہ بدلنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس کے لئے ہم پیدائش ۱۹ : ۳۰ تا ۳۸ میں مذکور حضرت لوط اور ان کی بیٹیوں کے تعلقات کا ذکر مطالعہ کے لئے پیش کرتے ہیں :- لکھا ہے

"لوط ضغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں .... اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو انہوں نے اس رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی۔ پر اس نے نہ جانا کہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ اور دوسرے روز یوں ہوا کہ پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی آؤ آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جا کر اس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل جاری رکھیں۔ سو اس رات بھی انہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی۔ اور اس سے ہم آغوش ہوئی۔ پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں (نعوذ باللہ من ذالک۔ ناقل) اور بڑی کے ایک بیٹا ہوا۔ اور

اُس نے اس کا نام مُوآب رکھا۔ وہی مُوآبیوں کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں۔ اور چھوٹی کے بھی ایک بیٹا ہُوا اور اس نے اس کا نام بن عَمّی رکھا وہی بنی عموّن کا باپ ہے، جو اب تک موجود ہیں۔"

(تورات۔ پیدائش ۲۰)

پھر لکھا ہے:۔

"اور شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اُٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا۔ اور چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی۔ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا وہ الِعام کی بیٹی بنت سبع نہیں؟ جو حِتّی اوریا کی بیوی ہے اور داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اُس سے صحبت کی کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی۔ پھر وہ اپنے گھر کو چلی گئی۔ اور اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں"

(۲ سموئیل ۱۱)

آگے لکھا ہے کہ داؤد نے اوریا کو جنگ کے گھمسان میں بھجوا کر مروا دیا۔ آگے لکھا ہے:۔

"جب اوریا کی بیوی نے سُنا کہ اس کا شوہر اوریا مر گیا تو وہ اپنے شوہر کے لئے ماتم کرنے لگی۔ اور جب سوگ کے دن گزر گئے تو داؤد نے اسے بلوا کر اس کو اپنے محل میں رکھ لیا اور وہ اس کی بیوی ہو گئی۔ اور اس کے ایک لڑکا ہُوا۔ پر اس کام سے جسے داؤد نے کیا تھا خداوند ناراض ہُوا۔"

(ایضاً ۱۱)

بائیبل نے ایسی گندی تعلیم پیش کرتے ہوئے انبیاء کی عصمت پر بڑے خطرناک حملے کئے ہیں۔ اور ایسی گندی تہذیب دنیا میں قائم کرنے کا تہیّہ کیا ہے جسے انسانی فطرت دور ہی سے دھکّے دے رہی ہے قرآن کریم نے آکر انبیاء کی طرف سے دفاع کیا اور ان کی عزت و عصمت قائم کی۔ ان الزامات و اتہامات کا تتبع کر کے ان کا احترام سکھلا کر ایک بڑا بے نظیر کارنامہ سرانجام دیا اور اس طرح اپنی ضرورت و افضلیت کا عیسائیوں کے سامنے ثبوت پیش کیا۔ بائیبل اس گندی تعلیم و تہذیب کی وجہ سے عیسائی دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں۔ لیکن ان کی فطرت ایسی مسخ ہو چکی ہے کہ وہ ایسی گندی تہذیب کو دنیا میں پھیلانے اور قائم کرنے پر ناز و فخر محسوس کرتے ہیں۔ کیا اسی کا نام تکمیلِ بائیبل اور اعلیٰ روحانیت بائیبل ہے۔

بائیبل کے مقابلہ پر جو رسول آیا ہے اس کے متعلق قرآن کا دعویٰ ہے کہ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (سورہ الجمعہ ۳)

کہ وہی خدا ہے جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف اور اس میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا۔ جو باوجود اَن پڑھ ہونے کے ان کو خدا کے احکام سناتا اور ان کو ہر قسم کے گندوں سے پاک کرتا اور ان کو کتاب اور حکمت و فلسفہ سکھاتا ہے۔

پھر فرمایا اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہ میری سچی پیروی کے نتیجہ میں خدا تم سے محبت کرنے لگ جائیگا اور اپنے پاس جگہ دے گا۔ اور اپنا مقرب بنا لے گا۔

قرآن اور بائیبل کے شرائع کا موازنہ تو کشتیٔ نوح کے بیان سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ باقی رہی روحانیت تو اس کے متعلق یاد رہے کہ روحانیت نام ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا۔ یعنی تعلق محبت و قرب کا۔ سو قرآن کریم نے ایسا تعلق پیدا کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ہے اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ .... یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ

(سورہ ابراہیم ۲۵-۲۶-۲۸)

یعنی کیا تو اس بات کو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح کلمہ طیبہ کی مثال شجرہ طیبہ سے بتائی ہے جس کی جڑیں قائم اور شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور آسمان تک جاتی ہیں۔ اور وہ اپنا پھل رب کے اذن سے ہمیشہ دیتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ .... اللہ مومنوں کو قائم رہنے والے قول کے ذریعہ سے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور یہی معیار حضرت مسیح موعودؑ نے بھی بیان فرمایا تھا۔ جماعت احمدیہ قریباً اسّی سال سے اس امر کو عیسائیوں اور دیگر مذاہب والوں کے سامنے پیش کر رہی ہے کہ اپنے مذہب کی زندگی اور روحانیت اور اپنے خدا سے تعلقِ قرب کا ثبوت اسلام کے مقابلہ میں پیش کرو۔ مگر کوئی اس طرف رُخ کرنے کا نام نہیں لیتا۔ اب بھی یہی چیلنج پادریوں کے سامنے موجود ہے۔ وہ عیسائیت کی زندگی و روحانیت کا ثبوت اسلام کے مقابلہ میں پیش کر کے دکھا دیں اور اس کا ثبوت سامنے لائیں۔ اگر وہ بائیبل کی محرف و مبدل پرانی تعلیم کے لئے نئے معجزات کی ضرورت نہیں سمجھتے تو قبولیت دعا ہی کا نشان بالمقابل دکھا کر بائیبل اور عیسائیت کی زندگی اور روحانیت کا ثبوت پیش کر کے اس چیلنج سے عہدہ برآ ہو کر دکھائیں تب دنیا کو معلوم ہو سکتا ہے کہ پادری صاحب کا دعویٰ برحق ہے ورنہ نری لاف زنی سے کچھ کام نہیں بن سکتا۔ پادری صاحبان بخوبی جانتے ہیں کہ یہ ان کے بس کا روگ نہیں۔ بائیبل اور عیسائیت میں جان نہیں اور نہ عیسائی بھائی اسلام کے مقابلہ میں میدان میں اترنے کے اہل ہیں

پادری صاحب موصوف تو مسلمانوں کو محرف و مبدل بائیبل پر ایمان لا کر اس پر عمل کرنے کی دعوت دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ دعوت مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں دے رکھی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ کہہ کر ان پادریوں کے متعلق فرما رہا ہے کہ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (الشعراء ۲۰۲-۲۰۳)

یعنی یہ اہل کتاب اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ سو وہ عذاب ان کی لاعلمی میں ان کے پاس اچانک آ ئے گا۔

سو اہل کتاب نے اپنے انکار و تکذیب میں حد کر دی ہے وہ قرآن کریم کی حقانیت کو جاننے کے بعد بھی ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ اس کی صداقتوں و حقیقتوں پر پردہ ڈال کر ان کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل اور اپنی خلاف واقعہ باتوں کو ملمع سازی کے ذریعہ سے سجا سجا کر پیش کر رہے ہیں۔ اور نہیں سوچتے کہ وہ نہ صرف مسلمانوں کو دھوکا دے رہے ہیں بلکہ خدا اور اپنے نفسوں کو بھی دھوکہ میں ڈال رہے ہیں۔ یا پھر یہ بات ہے کہ ان کو خدا پر کچھ بھی ایمان نہیں۔ اور وہ اپنے اس قسم کے اعمال کے بدنتائج سے نڈر ہو چکے ہیں اور انہوں نے سب کچھ دنیا ہی کو سمجھ لیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو پہلے سے ڈھیل دے رکھی ہے اور بتایا ہُوا ہے کہ ان پر خطرناک عذاب آئے گا۔ اور اس کا ظہور اچانک ہو گا۔ اس عذاب کے دن اب نزدیک ہیں۔

بالآخر میں اس مضمون کو اس آیت پر ختم کرتا ہوں یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۙ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (المائدہ ۱۶)

یعنی اے اہل کتاب! ہمارا رسول تمہارے پاس آ چکا ہے اور جو کچھ تم کتاب میں سے چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت سا حصہ تم سے بیان کرتا ہے اور بہت سے قصوروں کو معاف بھی کر دیتا ہے۔ ہاں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک روشن کتاب آ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی راہ پر چلتے ہیں سلامتی کی راہوں پر چلاتا ہے۔ اور اپنے حکم سے انہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کر لے جاتا ہے۔ اور سیدھے راستہ کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ مگر پادریوں کا کہنا ہے کہ قرآن کریم نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ عیسائیوں نے بائیبل میں تحریف کر ڈالی ہے۔ پادری صاحبان اخفاء حق کو حسن کا الزام قرآن کریم نے ان کو دیا ہے تحریف نہیں سمجھتے۔ اب ان کی اس ذہنیت کا ہمارے پاس کیا علاج ہے۔ سعادت اسی میں ہے کہ اپنی کتب کے موعود پیغمبر پر ایمان لا کر دائمی برکات کے وارث بن جاویں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے سینوں کو کھولے اور حق کے قبول کرنے کی خود توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت امیرالمومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ کی دعا

سالِ نَو کے چندہ تحریک جدید کا اعلان ہونے پر ۱۵ نبوت (نومبر) تک جن احباب کے وعدے موصول ہوئے تھے ان کی اطلاع مختصراً سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دے کر حضور سے ان مجاہدین کے لئے دعا کی درخواست کی گئی جس پر حضور نے رقم فرمایا

"جزاھم اللہ احسن الجزاء"

اس وقت تک کے وعدہ جات اور ادائیگی کی فہرست نام بنام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے بھیجی جا رہی ہے۔ اور پھر بذریعہ تار دعائے ختم القرآن کے موقع پر بھی عرض کیا جائیگا۔ جو احباب اپنی جماعتوں میں اس سے قبل ادائیگی کریں گے یا وعدے لکھوا دیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں ان دعاؤں سے حصہ پانے والے ہوں گے سو مہربانی کر کے احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ایک غیر مبائع پروفیسر کی حق ناشناسی

از مکرم پیرزادہ بشیر احمد صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔ اوچ شریف ضلع بہاولپور

اخبار پیغام صلح لاہور مجریہ ۱۳ر نومبر ۱۹۶۸ء میں جلسہ کشمیر بمقام باڑی پورہ کی روئداد شائع کی ہے جس میں پروفیسر نور الدین زاہد صاحب کی تقریر درج ہے۔ تقریر کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ کوئی غیر احمدی صاحب ہیں یا پھر دوسرے پیغامیوں کی طرح بھٹکے ہوئے ہیں۔

پروفیسر صاحب مذکور کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔ فرماتے ہیں :-

"آہ۔ برصغیر ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک ایسا منحوس دن بھی دیکھنا پڑا جب ایک حق ناشناس نے ختم نبوت کے معنے اجرائے نبوت بناکر مسلمانوں کے درمیان کفر و اسلام کا ایک نیا مسئلہ پیدا کر دیا۔"

غالباً پروفیسر صاحب کو یہ علم نہیں کہ "ایک حق ناشناس" سے مراد کہیں ان کے سابق امیر جماعت مولوی محمد علی صاحب مرحوم ہی تو نہیں! کیونکہ اسی اخبار پیغام صلح ۲۰ر ستمبر ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۹ پر لاہوری جماعت کے امیر کا عقیدہ جن الفاظ میں درج تھا وہ یہ تھے :-

"آنحضرت صلعم کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں، رسالتوں کے دروازے بند کر دئے مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا"

اس سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ امیر غیر مبائعین مذکور کو جلسہ باڑی پورہ کشمیر میں ایک حق ناشناس بیان کیا گیا ہے۔ اگر ان کو حق ناشناس نہیں کہا گیا تو پھر احمدی کہلا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ حق ناشناس کا لقب دیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "تجلیات الٰہیہ" میں صاف صاف فرما دیا ہے کہ

"اب بجز محمدی نبوت کے باقی سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا البتہ بغیر شریعت نبی آ سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

پروفیسر صاحب مذکور اگر واقعی احمدی ہیں تو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایسے الفاظ نہ کہنے چاہئیں تھے۔ بہت ممکن ہے کہ انہوں نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی کمی کی وجہ سے ایسے الفاظ کہہ دئے ہوں۔ کیونکہ زیادہ تر وجہ کم علمی ہی نظر آتی ہے۔ ورنہ وہ جلسۂ عام میں ایک حق ناشناس کے الفاظ نہ فرماتے۔ اور اگر یہ وجہ نہیں تو پھر بقول ان کے کئی حق ناشناس ہیں۔ مثلاً

۱۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ المتوفی ۶۳۸ھ اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ میں بالتشریح صاف صاف بیان فرماتے ہیں :-

"اِنَّ النُّبُوَّۃَ الَّتِی انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنَّمَا ھِیَ
ترجمہ تحقیق نبوت وہ جو بند ہو گئی رسول اللہ کے آنے سے تحقیق وہ ہے

النُّبُوَّۃُ التَّشْرِیْعُ لَا مَقَامُھَا فَاِنَّ النُّبُوَّۃَ سَارِیْ فِی الْخَلْقِ
نبوت شریعت والی نہ کہ خود نبوت پس تحقیق نبوت جاری ہے مخلوق میں

فَاِنْ کَانَ التَّشْرِیْعُ قَدِ انْقَطَعَ حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ .....
اور نبوت جو شریعت والی ہے وہ بند ہے حدیث لا نبی بعدہٗ کے معنی ہیں

مشروعاً وَاَبْقیٰ لَھُمْ النُّبُوَّۃُ العَامَۃُ الَّتِیْ لَا تَشْرِیْعَ فِیْھَا
شریعت والی نبوت اور باقی ہے اُمت کیلئے نبوتِ عامہ جس میں شریعت نہ ہو ...

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

اگر نعوذ باللہ یہ حق ناشناس ہیں تو پھر اور سنئے :-

حضرت علی کرم اللہ وجہہ خاتم النبیین کے معنے مندرجہ ذیل فرماتے ہیں :-

اَلْخَاتِمُ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحُ لِمَا خَلَقَ
حضور خاتم ہیں پچھلے سلسلہ کے نبیوں کے اور دروازہ کھول دیا ہے آئندہ آنے والوں کے لئے

(نہج البلاغۃ صفحہ ۱۹)

اور پھر مزید ملاحظہ ہو :-

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ
(بطورِ حکم کہ) کہو کہ وہ خاتم الانبیاء تھا اور نہ کہو کہ ان کے بعد نبی نہیں ہوگا

(در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

فرمایا اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ :-
قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ
یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس حکم کو کس طرح رد کیا جاتا ہے۔ اسی حکم کی تعمیل میں کہا جاتا ہے کہ نبوت بند نہیں۔ کیا پروفیسر صاحب کے الفاظ کہیں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تو نہیں کہے گئے۔ اگر کہے گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ عذاب بھیجنے والا ہے۔

پھر اور ملاحظہ ہو۔ بزرگان سلف اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں :-

۱۔ حضرت امام رازی نے تفسیر کبیر جلد ۶ [illegible] میں فرمایا ہے :-

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَانَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ کَانَ اَفْضَلَ الْاَنْبِیَاءِ
صلے اللہ علیہ وسلم جب ہو گئے خاتم النبیین ہوئے انبیاء سے افضل

۲۔ حضرت امام شعرانیؒ (المتوفی ۹۷۶ھ) نے "الیواقیت والجواہر" جلد ۲ صفحہ ۲۳ میں فرمایا :-

قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ الْمُرَادُ بِہٖ
فرمان حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا میرے بعد نبی نہیں اور نہ ہی رسول اس سے مراد یہ ہے

لَا مُشَرِّعَ بَعْدِیْ
کہ شریعت والا نبی میرے بعد نہیں

۳۔ حضرت امام محمد طاہرؒ (وفات ۹۸۶ھ) نے فرمایا :-

قَوْلُہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اَرَادَ لَا نَبِیَّ یَنْسَخُ شَرْعَہٗ (تکملہ صفحہ ۸۵)
فرمان حضورؐ کا لا نبی بعدی کا مراد یہ ہے کہ شریعت کو منسوخ کرنے والا نبی نہ ہوگا

۴۔ حضرت عارف ربانیؒ (وفات ۸۲۶ھ) نے "الانسان الکامل" باب ۳۶ میں فرمایا :-

فَانْقَطَعَ حُکْمُ نُبُوَّۃِ التَّشْرِیْعِ بَعْدَہٗ وَکَانَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ
بند ہو گیا حکم شریعت والی نبوت کا بعد ان کے اور ہو گئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
خاتم النبیین

سوال دریافت طلب یہ ہے کہ پروفیسر صاحب مذکور نے ان تمام ائمہ کبار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مندرجہ بالا حضرات میں سے کس کس کو حق ناشناس بیان کیا ہے۔ اگر جرأت ہے تو مندرجہ بالا اصحاب میں سے جو بزرگ پروفیسر صاحب کے نزدیک حق ناشناس ہیں ان کے نام مع تشریحات درج اخبار کر دیں تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ پروفیسر صاحب نے یہ الفاظ (حق ناشناس) کس کے حق میں کہے تھے ::

وقفِ جدید کے سالِ رواں کا آخری عشرہ

از حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انچارج وقفِ جدید قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ وقفِ جدید کا عالمگیر پروگرام اپنی ابتدائی منزلوں کو طے کرتا ہوا گیارھویں سال کے آخری عشرہ میں داخل ہو چکا ہے۔ جہاں متعدد جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے وعدے پورے کر دئے ہیں وہاں بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے تاحال ادائیگی کا انتظار ہے۔ ایسی جماعتوں کے سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وقفِ جدید کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بلا توقف اپنی جمع شدہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرما دیں اور دفتر وقفِ جدید کو براہِ راست لکھیں کہ یہ رقوم کن کن دوستوں کی طرف سے ہیں۔

دوم جیسا کہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی اعلان کیا جا چکا ہے ناصرات کی فہرستیں (صرف تعداد کے لحاظ سے) دفتر وقفِ جدید میں پہنچنی ضروری ہیں۔ تاحال بہت کم جماعتوں کی طرف سے یہ فہرستیں آئی ہیں۔ از راہ کرم سیکرٹری صاحبان اطفال اور لجنات اماء اللہ اس طرف خاص توجہ فرما دیں۔ اور دفتر ہذا میں ناصرات کی فہرستیں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے شعبۂ اطفال کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اطفال کی فہرستیں (صرف تعداد کے اعتبار سے) جلد از جلد دفتر وقفِ جدید میں بھجوا دیں۔

(نوٹ) جن جماعتوں کی سو فیصد ادائیگی ہو جائے وہ بذریعہ تار دفتر ہذا کو اطلاع کر دیں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان کے ناموں کی فہرست بھی شامل کر دی جائے ::

رمضان المبارک میں

احباب جماعت احمدیہ یادگیر کے تہجد و روزہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یادگیر میں ایک فعّال اور منظم جماعت قائم ہے۔ محترم حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیری کی بے لوث ایثار و قربانی اور بے پایاں جذبۂ اعلائے کلمۃ اللہ کے نتیجہ میں یہ جماعت وجود میں آئی اور آج بفضلہ تعالیٰ اس جماعت کا شمار ہندوستان کی بڑی اور فعّال جماعتوں میں ہوتا ہے۔

نظامِ جماعت سے دلی وابستگی اور اطاعت کا جو بہترین جذبہ یہاں کے نوجوانوں میں پایا جاتا ہے اسے دیکھ کر انسان بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ یہ جماعت ترقی کرنے والی ہے۔ اس کی تازہ مثال ۱۱ر نومبر کو دیکھنے میں آئی چونکہ یہ شعبان کی آخری تاریخ تھی مگر رمضان کا چاند دکھائی نہیں دیا تھا۔ اس لئے روزہ کے بارہ میں احباب تردّد میں تھے۔ مگر جونہی محترم امیر صاحب مقامی نے یہ فرمایا کہ کل چونکہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزہ رکھیں گے اس لئے ہم بھی روزہ رکھیں گے، احباب کا یہ تردّد دور ہو گیا۔

رمضان شریف کے بابرکت ایام میں مقامی طور پر درس و تدریس اور تراویح و تہجد کا جو پروگرام مرتب کیا گیا تھا جماعت کے قریباً سبھی افراد اس سے کما حقہٗ مستفید ہو رہے ہیں۔ بعد نمازِ عشاء مکرم محمد امام صاحب غوری بالالتزام نمازِ تراویح پڑھاتے ہیں۔ جس میں قریباً تمام احباب شریک ہوتے ہیں۔ نمازِ عشاء و تراویح کی ادائیگی کے بعد مسجد ہی میں ایک تربیتی و روحانی اجلاس منعقد کیا جاتا ہے جس میں قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ اور ارشاداتِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں احباب کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے نمازِ تہجد بھی مکرم محمد امام صاحب غوری کی اقتداء میں ادا کی جاتی ہے۔ بعد نمازِ تہجد اجتماعی طور پر سحری کا انتظام مسجد میں ہی کیا گیا ہے جس سے قریباً پون صد افراد متمتع ہوتے ہیں بعد نمازِ فجر خاکسار حدیث شریف کا درس دیتا ہے جس کے اختتام پر احباب کی ایک کثیر تعداد مسجد میں ہی بیٹھ کر تلاوتِ کلامِ پاک میں مشغول ہو جاتی ہے۔

بعد نمازِ عصر درس القرآن کا اہتمام کیا گیا ہے جس کی سعادت خاکسار کو نصیب ہوئی ہے درس القرآن سے قبل مکرم محمد امام صاحب غوری ایک پارے کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کے بعد خاکسار اس پارے کا ترجمہ و مطلب بیان کرتا ہے۔

روزہ داروں کی افطاری کا بھی مسجد میں معقول انتظام کیا گیا ہے۔ حسبِ سابق امسال بھی بہت سے احباب اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تمام افرادِ جماعت کو ان بابرکت ایام کے روحانی فیوض سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

قادیان کی مرکزی مساجد میں اعتکاف

قادیان - ۱۵ر فتح - رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں قادیان کی ہر دو مرکزی مساجد میں جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے معتکف ہونے کی توفیق بخشی ہے ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اس بابرکت عشرہ کی برکات و فیوض سے کما حقہٗ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسجد اقصےٰ

۱- مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے
۲- " حاجی خدا بخش صاحب
۳- " سید منظور احمد صاحب عاقل
۴- " محمد شریف صاحب گجراتی
۵- " شیخ محمد صاحب گجراتی
۶- " شیخ مسعود احمد صاحب انیس
۷- " مرزا البشیر احمد صاحب گجراتی
۸- " بھائی فضل الرحمٰن صاحب
۹- " مولوی محمد انعام صاحب غوری
۱۰- " مولوی عبد الحلیم صاحب اڈیسوی
۱۱- مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم
۱۲- " سراج الدین حمید صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
۱۳- " جاوید اقبال صاحب " " "
۱۴- " افتخار احمد صاحب اشرف
۱۵- " سلطان احمد صاحب ظفر متعلم مدرسہ احمدیہ

مسجد مبارک

۱- مکرم بھائی اللہ دین صاحب
۲- " مولوی عطاء اللہ صاحب
۳- " مرزا طاہر حسین خان صاحب
۴- " عبد الکریم صاحب ناصر آبادی

کانپور (یوپی) میں لجنہ اماء اللہ کا ایک اہم اجلاس

شاہجہانپور (یوپی) کی دو روزہ کانفرنس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب تشریف لائے تھے۔ جلسہ کا پروگرام ختم ہونے کے بعد کانپور کی لجنہ نے صدر صاحبہ موصوفہ سے کانپور آنے کی خواہش ظاہر کی۔ اگرچہ پروگرام پہلے سے طے شدہ تھا اور اس میں ترمیم کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ پھر بھی حضرت میاں صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے ہماری خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے اس درخواست کو قبول فرمایا۔ اور لکھنؤ سے صرف چند گھنٹوں کے لئے حضرت میاں صاحب مع بیگم امۃ القدوس صاحبہ اور صاحبزادہ میاں کلیم احمد کے کانپور تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے کانپور کی لجنہ کو پہلی مرتبہ یہ موقع عطا فرمایا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے کسی فرد سے روشناس ہوئیں۔ کانپور کی لجنہ میں سے بہت کم بہنیں ایسی ہیں جن کو قرب و جوار کی احمدی عورتوں سے ملاقات کا موقع ملا ہو۔ اس لئے اس موقع پر تمام بہنوں نے بہت زیادہ خوشی کا اظہار کیا اور بہت شوق کے ساتھ محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کا خیر مقدم کیا۔

معزز مہمانان کا قیام محترم محمد مجید صاحب صدر جماعتِ احمدیہ کانپور کے مکان پر تھا۔ تمام بہنوں کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سے شرفِ ملاقات کے لئے اس موقعہ پر ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ یہ جلسہ محترم محمد احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کانپور کے مکان پر منعقد ہوا۔ اگرچہ یہاں احمدیت کی مخالفت بہت سخت ہے تاہم ایک اچھی خاصی تعداد غیر احمدی بہنوں کی بھی موجود تھی۔

جلسہ کا آغاز محترمہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں چار بجے ہوا۔ سب سے پہلے محترمہ گلریز بانو صاحبہ نے تلاوتِ قرآن شریف کی۔ بعدہٗ ثنا ہینہ پروین صاحبہ نے "سلام" پڑھا بعدہٗ جماعت کانپور کی لجنہ کی جانب سے ایک سپاسنامہ خاکسار شمیمہ پروین نے بخدمت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پیش کیا۔ اس کے بعد حسن پروین صاحبہ نے ایک تقریر "ہمارے عقاید" کے عنوان پر کی۔ پھر خاکسار شمیمہ پروین نے احادیث کی روشنی میں مسئلہ ختمِ نبوت پر تقریر کی۔ بعدہٗ شہناز بانو نے نظم "شانِ اسلام" پڑھی۔ بعد اس کے سائرہ پروین صاحبہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مختصر مگر جامع تقریر کی۔ بعدہٗ عشرت پروین صاحبہ نے ایک چھوٹا سا مضمون "حضرت مسیح موعودؑ" کے عنوان سے پڑھا۔ اس کے بعد شکیلہ بیگم صاحبہ نے سنت اور حدیث کے عنوان سے ایک مختصر مضمون پڑھا۔ بعد اس کے نسیم بیگم نے نظم "فضائل قرآن مجید" پڑھی۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے لجنہ سے خطاب فرمایا اور بتایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے اور زندہ خدا اور زندہ نبی پیش کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے اولاد کی صحیح تربیت اور قرآن مجید باترجمہ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے بہنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ لجنہ کے ہر اجلاس میں شریک ہوا کریں اور حتی الامکان ہر امتحان اور ہر تحریک میں خود بھی حصہ لیں اور اپنی اولادوں کو بھی حصہ دلائیں۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے دوران پوری خاموشی رہی اور غیر احمدی بہنوں نے بھی کامل سکوت کے ساتھ تقاریر کو سنا

اجلاس کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا ہوئیں۔ پھر فرداً فرداً تمام بہنوں کا تعارف ہوا۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ تمام بہنوں سے رخصت ہو کر اپنی جائے قیام پر تشریف لے گئیں اور پھر وہاں سے دس بجے لکھنؤ کے لئے روانہ ہو گئیں۔

معزز مہمانان کا قیام اگرچہ کانپور میں صرف چند گھنٹوں کا تھا لیکن صدر لجنہ اماء اللہ کے اعلیٰ اخلاق کا جو اثر خواتین جماعت احمدیہ کانپور پر پڑا۔ اس سے ہم اب تک لطف اندوز ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مختصر قیام کانپور کو باعثِ برکت بنائے۔ اور ہم سب کو ان کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شمیمہ پروین
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کانپور

مسجد احمدیہ یادگیر میں اعتکاف

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے امسال مسجد احمدیہ یادگیر میں مندرجہ ذیل احباب کو اعتکاف بیٹھنے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے مبارک کرے اور اعتکاف کو قبول فرمائے۔ آمین

۱- مکرم محمد امام صاحب غوری ۲- مکرم سیٹھ ادریس احمد صاحب ۳- مکرم ذاکر احمد صاحب ۴- مکرم [illegible] احمد صاحب گلبرگہ ۵- نذیر احمد صاحب گلبرگہ ۶- عبد القادر صاحب آرٹسٹ

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صوبہ بنگال واڑیسہ میں تبلیغی بیداری

خلاصہ رپورٹ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ مبلغ کلکتہ

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج تبلیغ صوبہ بنگال واڑیسہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان صوبوں میں تبلیغی ماحول لفضلہ تعالےٰ سازگار ہوتا جارہا ہے۔ علاقہ ڈائمنڈ ہاربر و بھرت پور میں کئی ایک نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ضلع ہوڑہ علاقہ بانکڑا میں بھی احباب داخلِ احمدیت ہوئے ہیں۔ اسی طرح صوبہ اڑیسہ میں علاقہ سورو اور بھدرک میں بھی نئے دوست احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ نیالی ضلع کٹک سے بھی امید افزا خبریں آرہی ہیں۔ ان علاقوں میں تبوک (ستمبر) اخاء (اکتوبر) نبوت (نومبر) تین ماہ میں پچپن بیعتیں ہو چکی ہیں

شاہی شیر پور کے ایک دوست مکرم عنفی الرحمان صاحب ایم اے نے بیعت کی۔ ابتداء میں بہت مخالفت ہوئی۔ ان کے والد صاحب نے ان کو گھر سے نکال دیا۔ مگر اب ان کے ذریعہ سات نوجوان بیعت کر چکے ہیں

ڈائمنڈ ہاربر میں تبلیغ کی وسعت کے پیشِ نظر دارالتبلیغ بنایا گیا ہے اور بانکڑا ہوڑہ میں بھی ایک معلّم وقفِ جدید مقرر کیا گیا ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان علاقوں میں مزید بیداری پیدا فرمائے۔ اور ہمارے مبلغین کی تبلیغی و تربیتی مساعی میں برکت ڈالے اور امید افزا نتائج ظاہر ہوں۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلان برائے مبلّغین و معلّمین وقفِ جدید

مبلّغین و معلّمین سلسلہ احمدیہ کو علم ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے وقفِ جدید کے چندے کو اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ پر لازمی قرار دیا ہے اور حضور کا ارشاد ہے کہ کوئی بچہ یا بچی وقفِ جدید کے جہاد سے محروم نہ رہے اور اس سلسلہ میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مبلغین اور معلمینِ سلسلہ پر اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ نیز سات سے کم عمر کے تمام احمدی بچوں کو اس جہاد میں شامل کرنے کی ذمہ داری ہے۔

محترم مبلغین اور معلمین جانتے ہیں کہ ہر کام کے لئے مرکز سے انسپکٹر نہیں جاسکتے، اور وہ بھی بفضلِ خدا مرکزی نمائندے ہیں۔ اس لئے انہیں چاہیے کہ اپنی نگرانی میں اپنے حلقہ جات کی فہرستیں تین قسم کی یعنی

۱۔ سات سال سے کم عمر کے بچوں کی ۲۔ اطفال الاحمدیہ کی ۳۔ ناصرات الاحمدیہ کی

مرتب کرکے روانہ فرمائیں۔ اور ہر ایک بچے کے ذمہ مبلغ چھ روپے سالانہ عاید کرکے وعدہ جات اور وصولی کی تفصیل دفتر وقفِ جدید کو بھجوائیں۔ علاوہ ازیں مقامی سیکرٹریانِ مال وقفِ جدید پر زور دیں کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ اس چندہ کی وصولی کرکے مرکز میں بھجوائیں۔

اعلانِ ہذا سے مقصود یہ ہے کہ ۳۱ دسمبر تک سالِ رواں اور اس کے بعد آئندہ سال کے بارہ میں وعدہ جات کے حصول اور وصولی کے لئے کوشش فرمائی جائے

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

تیماپور میں مبارکبادی کی تقریب

تیماپور کے جناب محمد مبارک احمد صاحب وکیل احمدی صدر جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے مقامی میونسپل کمیٹی کے بلا مقابلہ کونسلر منتخب ہوئے۔ اس خوشی میں تمام اہلِ محلہ نے بلا لحاظ مذہب و ملت ایک تقریب منعقد کرکے موصوف کی گلپوشی کی۔ اس تقریب کی کارروائی کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد عزیز شفیق احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم سنائی بعدہٗ مقامی مبلغ مولوی فیض احمد صاحب نے تقریر کی جس میں باہمی رواداری اور اتفاق و اتحاد پر زور دیا۔ اس کے بعد ایک معزز غیر مسلم صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں مکرم وکیل موصوف نے حاضرینِ مجلس کا شکریہ ادا کیا

خاکسار عبدالعزیز سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ تیماپور

ادائیگی زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ ہے

دوست یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے اور اس کی ادائیگی ہر صاحبِ نصاب فرد کے لئے ضروری ہے۔ اور کوئی دوسرا جماعتی چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔

رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں نظارت ہذا کی طرف سے اکثر صاحب نصاب دوستوں کے نام انفرادی یاد دہانیاں بھجوائی جاچکی ہیں۔ اور مبلغین صاحبان کی خدمت میں بھی تحریر کیا جاچکا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق تحریک فرمادیں

اس تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک ضروری ارشاد درج کیا جاتا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :-

"اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی عارضی ضروریات کے لئے جمع کر لیتے ہو۔ اور اس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دُنیا محض دُنیا کی خاطر کماتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالےٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالےٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتا لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالےٰ کے احکام کا تابع نہیں"

جملہ سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعت کے صاحبِ نصاب احباب کو اس فریضہ کی طرف توجہ دلائیں تاکہ زکوٰۃ کی مد میں زیادہ سے زیادہ وصولی ہو سکے۔ اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو لفضلہ تعالےٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔

چونکہ عام طور پر دوست رمضان المبارک اور جلسہ سالانہ کے موقع پر زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں اس لئے ایسے صاحبِ نصاب احباب، جنہوں نے تاحال اپنے ذمہ واجب الادا زکوٰۃ کی رقم ادا نہ کی ہو، کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد اس فریضہ کی طرف توجہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل صرف دو ہفتے باقی ہیں مگر چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں متوقع بجٹ آمد اور متوقع اخراجات کے مقابل پر تاحال وصولی بہت کم ہوئی ہے اس لئے جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصد ادائیگی نہ کی ہو ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کرکے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان

وصیّت

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو وہ اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اطلاع دے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیّت نمبر ۱۳۵۷۳ - منکہ طاہر النساء بیگم زوجہ ہدایت علی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳/۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ ایک مکان جس کا رقبہ اندازاً ۱۵۰ گز ہے اور جس میں تین کمرے ہیں۔ جس میں میرے شوہر ہدایت علی صاحب نصف حصہ کے مالک ہیں۔ یہ مکان محلہ کرشنا نگر میں واقع ہے (۲) میرا حق مہر ۲۵۰ اڑھائی سو روپیہ ہے جو ابھی میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مکان مذکورہ کی قیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں میں معلمہ کا کام کرتی ہوں جس سے مجھے ۱۵/- روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تازیست اپنی اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ طاہر النساء بیگم موصیہ ۱۳/۱ گواہ شد ہدایت علی ولد شیخ علی ساکن محلہ کرشنا نگر حیدرآباد دکن ..

گواہ شد [illegible]

اِداریہ .... بقیہ صفحہ نمبر ۲

ہوتی " اسی طرح یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو " اعزازی طور پر نبی کا نام دیا گیا حقیقی طور پر نہیں " لیکن عجیب تصرفِ الٰہی ہے کہ جس الہام پر بنیاد رکھ کر پیغامِ صلح نے لفظ خطاب کی غلط تشریح کی ہے اسی الہام کی تشریح و تفصیل کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے لفظ خطاب پر بھی پُرلطف انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اس کی موجودگی میں پیغامِ صلح کے پیش کردہ جاہلانہ خیال کی دھجیاں فضاءِ آسمانی میں بکھر جاتی ہیں۔ اہلِ پیغام نیک نیتی سے اگر چاہتے ہیں کہ اس خطرناک جہالت سے نکلیں جس کے وہ مرتکب ہو رہے ہیں تو وہ تریاق القلوب میں تحریر فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے حسب ذیل اقتباس کو ذرا آنکھیں کھول کر پڑھیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اپنے الہام " ایک عزّت کا خطاب ایک عزّت کا خطاب لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ " کے سلسلہ میں اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

" اگرچہ انسانوں کے لئے بادشاہوں اور سلاطینِ وقت سے بھی خطاب ملتے ہیں۔ مگر وہ صرف ایک لفظی ہوتے ہیں جو بادشاہوں کی مہربانی اور کرم اور شفقت کی وجہ سے یا اور اسباب سے کسی کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور بادشاہ اس کے ذمہ دار نہیں ہوتے کہ جو خطاب انہوں نے دیا ہے اس کے مفہوم کے موافق وہ شخص اپنے تئیں ہمیشہ رکھے جس کو ایسا خطاب دیا گیا ہے۔ مثلاً کسی بادشاہ نے کسی کو شیر بہادر کا خطاب دیا تو وہ بادشاہ اس بات کا متکفل نہیں ہو سکتا کہ ایسا شخص ہمیشہ اپنی بہادری دکھلاتا رہے گا۔ بلکہ ممکن ہے کہ ایسا شخص ضعف قلب کی وجہ سے ایک چوہے کی تیز رفتاری سے بھی کانپ اٹھتا ہو۔ چہ جائیکہ وہ کسی میدان میں شیر کی طرح بہادری دکھلاوے۔ لیکن وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ سے شیر بہادر کا خطاب ملے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ درحقیقت بہادر ہی ہو۔ کیونکہ خدا انسان نہیں ہے کہ جھوٹ بولے یا دھوکہ کھاوے۔ یا کسی پولیٹیکل مصلحت سے ایسا خطاب دے دے۔ جس کی نسبت وہ اپنے دل میں جانتا ہے کہ دراصل وہ شخص اس خطاب کے لائق نہیں ہے " (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۲)

اب اس حوالہ کی خط کشیدہ عبارت کو ذرا آنکھیں کھول کر پڑھو۔ کیسی واضح اور پُر از معرفت یہ مثال ہے جو حضور علیہ السّلام نے دی ہے۔ حضورؑ کی بیان فرمودہ اس لطیف مثال میں "شیر بہادر کے خطاب" کی جگہ "نبی کے خطاب" کا لفظ رکھ کر دیکھ لو تو حضور ہی کے الفاظ میں عبارت یوں بنے گی :-

" وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ سے نبی کا خطاب ملے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ درحقیقت نبی ہی ہو۔ کیونکہ خدا انسان نہیں ہے کہ جھوٹ بولے یا دھوکہ کھاوے۔ یا کسی پولیٹیکل مصلحت سے ایسا خطاب دے دے جس کی نسبت وہ اپنے دل میں جانتا ہے کہ دراصل وہ شخص اس خطاب کے لائق نہیں ہے "

کیوں صاحب ! فرمائیے جاہلانہ خیال کس کا ٹھیرا ؟ کس نے مامور من اللہ کی تشریح و تفصیل سے روگردانی کی ؟ ؎

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا !!

اب دیکھو یہ کتنی بڑی جہالت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہام " ایک عزّت کا خطاب لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ " کی ایسی غلط تشریح کی جائے کہ گویا مسیح موعودؑ کو جو عزّت کا خطاب ملا یعنی نبی کے نام سے جو آپ کو پکارا گیا تو حقیقت میں آپ نبی نہ تھے۔ برائے نام نبی ہونے کی وجہ سے آپ کو نبی کہا گیا۔ کیسے مضحکہ خیز ہیں آپ لوگوں کے یہ معنے ! کس قدر جہالت ہے جو اس سے ظاہر ہوئی۔ صرف جہالت ہی نہیں بلکہ اس میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک بھی ہے۔ کچھ عقل اور ہوش سے کام لیجئے۔ کیوں لوگوں کو احمدیت پر ہنسی کا موقعہ دیتے ہو۔

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو ! ⁂ کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ !

پیغامِ صلح نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجہ کو گرانے کے لئے کہا ہے کہ آپؑ کا دعویٰ صرف مکلّم من اللہ اور مجدد ہونے کا تھا نہ کہ نبوت کا۔ حضرت اقدس کی اپنی تحریرات کے چند اقتباس اوپر دئے جا چکے ہیں۔ ان کی روشنی میں دیکھئے ! یہ طریق حضورؑ کے درجہ کی نسبت جہالت اور نادانی نہیں تو اور کیا ہے ؟ ذرا سوچو تو کہ اگر آپ صرف مکلّم من اللہ اور مجدد ہی تھے اور نبی نہ تھے تو پھر ان صفات میں تو آپ کے ساتھ اُمتِ محمدیہ کے بیسیوں دیگر افراد اور جمیع مجددینِ اُمت بھی شریک ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ :-

" اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور اُمورِ غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فردِ مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرت امورِ غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی " (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

یہ نبوّت کا خطاب اور مرتبہ ہی ہے جس نے آپ کو تمام دیگر افرادِ اُمت سے نمایاں اور ممتاز کر دیا۔ اور اخبار عام میں مندرج حضور علیہ السّلام کے آخری مکتوب کی اس عبارت کا اصل مطلب بھی یہی ہے جسے مغالطہ دہی کے رنگ میں آپ لوگ اور ہی معنوں کا لباس پہناتے ہیں۔ جیسا کہ حضورؑ فرماتے ہیں :-

" مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا اور مجھے ایک عزّت کا خطاب دیا گیا ہے "

اور یہ اعزاز صرف نام کا نہیں بلکہ ایسا ہی ہے جیسے حضور علیہ السّلام نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ؎

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اَے خیرِ رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

نیز اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرمایا :-

" خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ رُوحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی " (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶ ، ۹۷ حاشیہ)

⁂

ماسوا اس کے اگر نبی کا خطاب پانے سے مطلب یہی ہے جو اہلِ پیغام بیان کرتے ہیں تو سمجھو کہ اہلِ پیغام نے حضرت اقدس کی صرف نبوت ہی سے انکار نہیں کیا بلکہ آپ کو مسیح موعود اور مہدیٔ معہود ہونے سے بھی جواب دے دیا۔ کیونکہ حضور علیہ السّلام اپنی کتاب چشمۂ معرفت کے آغاز ہی میں فرماتے ہیں :-

" جب سے خدا نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کا خطاب دیا ہے میری نسبت جوش اور غضب اُن لوگوں کا جو اپنے تئیں مسلمان قرار دیتے ہیں اور مجھے کافر کہتے ہیں انتہا تک پہنچ گیا ہے "

اسلئے اے لوگو ! گواہ رہو اہلِ پیغام کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو مسیحِ موعود اور مہدیٔ معہود کے جو خطاب ملے ہیں وہ بھی (نعوذ باللہ) حقیقی نہیں محض نام کے ہیں اور یہ جو کسرِ صلیب یا احیاءِ دینِ اسلام کے زبردست کارنامے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سرزد ہوئے اہلِ پیغام نے اس سے بھی جواب دے دیا۔ یہ بھی غیر حقیقی تھے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ فرمائیے ! یہ کس کی جہالت کے کرشمے ہیں ؟ اور آپ کی جہالت نے آپ کو ذلّت کے کس گڑھے میں لا گرایا ؟

(بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲ پر)

احمدیہ ہجری شمسی کیلنڈر

ہجری شمسی تقویم کے مطابق نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے احمدیہ کیلنڈر شائع کیا ہے جس میں یہ خصوصیات ہیں:

- ــــ مینارۃ المسیح و مسجد اقصیٰ کی تصویر ہے۔
- ــــ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات ہیں۔
- ــــ ہجری شمسی مہینوں کے نام اور ان کی وجہ تسمیہ اور کوائف درج ہیں۔
- ــــ جنوبی ہند والوں کی سہولت کے پیش نظر کیلنڈر کی تاریخیں، دن و مہینے انگریزی حروف و عبارت میں لکھے گئے ہیں۔
- ــــ کیلنڈر دیدہ زیب۔ خوشنما اور اعلیٰ قسم کے کیلنڈر پیپر پر شائع کیا گیا ہے۔ اوپر نیچے ٹین کی پتریاں لگائی گئی ہیں۔ کیلنڈر میں دو تین رنگ دئے گئے ہیں۔
- ــــ ان سب خوبیوں کے باوجود اس کی قیمت پچاس پیسے رکھی گئی ہے۔
- ــــ جملہ عہدیداروں کو خیال رکھنا چاہئیے کہ حضور کا ارشاد ہے کہ ہر گھر میں اور جماعتوں میں ایسے کیلنڈر آویزاں کئے جائیں۔ جماعتیں احباب سے پوچھ کر مطلع کریں۔ کہ کتنی تعداد میں ان کو بھجوائے جائیں۔ کیلنڈر جلسہ سالانہ پر قادیان میں دستیاب ہوسکے گا۔ اور بذریعہ ڈاک بھی منگوایا جاسکتا ہے۔ اخراجات پیکنگ و ڈاک بذمہ خریدار ہوں گے۔
- ــــ ایک کیلنڈر ڈاک کے ذریعہ بھجوانے پر پچھتر پیسے کا پڑے گا۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے کی صورت میں اخراجات ڈاک کم ہوں گے۔
- ــــ کیلنڈر ۳۰ × ۲۰ سائز کے کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔

احباب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہجری شمسی تقویم کو فروغ دینے کیلئے زیادہ تعداد میں خریدیں اور ہر گھر۔ دار التبلیغ۔ انجمن کے دفاتر وغیرہ میں آویزاں کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بننا کوئی خوبی کی بات نہیں

تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز پر قریباً دو ماہ گزر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں موصول نہیں ہوئیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ممکن ہوسکتی ہے کہ تمام افراد نے ابھی تک اپنے وعدہ جات متعلقہ عہدیداران کو نوٹ نہ کرائے ہوں۔ اس لئے ایسے افراد کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدہ جات نوٹ کرادیں۔ اور جو افراد مختلف جگہوں میں اکیلے رہتے ہیں اور وہاں باقاعدہ جماعت قائم نہیں اُن سے بھی درخواست ہے کہ وہ جلد وعدہ جات بھجوادیں۔ کیونکہ وعدہ کرنے والوں میں سے آخری آدمی بننا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"تمہیں کوشش کرنی چاہئیے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو۔ اور اگر کسی وجہ سے تم پہلے حصہ لینے والوں میں نہ آسکو تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے اگر تم درمیان میں بھی شامل نہ ہوسکو تو اس کے بعد جس قدر نیکی میں جلد حصہ لے سکو لے لو۔ کم سے کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو!"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جات جلد بھجوانے کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے:۔

"جو دوست وعدے بھجوانے میں سُستی سے کام لیتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کے جو فضل وہ پندرہ دن۔ ایک ماہ یا دو ماہ بعد لینا شروع کرتے ہیں اُن فضلوں کے وارث وہ پندرہ دن۔ ایک ماہ یا دو ماہ پہلے کیوں نہیں بنتے۔

۲۔ اگر آپ اس عرصہ میں وفات پاگئے تو اخروی زندگی میں جو ثواب۔ اس چندہ کے دینے کی نیت سے حاصل ہوسکتا ہے اس سے محروم ہوگئے۔

۳۔ یاددہانی کرانے پر دفتر جو زائد اخراجات برداشت کرے گا وہ بہر حال ناواجب ہوں گے۔ اور ایسے اخراجات کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہوگی جو مقررہ تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھواتے۔

۴۔ ان مزید اخراجات کی وجہ سے جو دفتر برداشت کریگا بہت سے ضروری کاموں میں کمی کرنی پڑے گی۔

۵۔ مَیں نے آپ کو بتایا ہے کہ آپ لوگوں کی سُستی کی وجہ سے مرکز میں کام کرنے والوں کو بہر حال پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔"

پس ان ارشادات کی روشنی میں جملہ احباب سے جلد از جلد وعدہ جات بھجوانے کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہمیں جلد وعدہ نہ بھجوانے کے نقصانات سے محفوظ رکھ کر اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

احمدیت ... بقیہ صفحہ ۱۱

اس بات کو اگر کچھ اور وسعت دی جائے تو مناسب ہے کہ اہل پیغام قرآن کریم کی آیت کریمہ میں حضرت مریم علیہا السلام کی نسبت جو وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ کے لفظ وارد ہوئے ہیں ان میں صدیقہ کے لفظ پر خط تنسیخ پھیر دیں کیونکہ یہ بھی تو حضرت مریم کے حق میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک خطاب ہی ہے۔ اور آپ کے جاہلانہ خیال کے مطابق یہ بھی محض نام کا خطاب ہوا۔ جو کوئی حقیقی نہیں۔ پھر اس دائرے کو اگر اور بڑھاتے چلے جاؤگے تو تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ مومنوں کے "مومن" خطاب کو بھی یہی رنگ دے دو۔ پھر تمہارے ہاتھ میں کیا رہا؟ اس لئے بہتر ہے کہ اس جاہلانہ خیال سے توبہ کریں کہ یہی مناسب اور اولیٰ ہے

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور نفس کا تزکیہ کرتی ہے